



سوال

(16) تعزیت کی دعائیں ہاتھ اٹھانے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دعاے تعزیت میں ہاتھ اٹھانے کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ولاحول ولاقوة الا باللہ۔

سنت نبویہ میں تعزیت کی بڑی فضیلت ہے اسی طرح اس میں دعا بھی ثابت ہے۔

ام سلمہ رضی اللہ عنہہ پر داخل ہونے ان کی آنکھیں کھلی رہ گئیں تھیں آپ نے انہیں بند کیا پھر فرمایا: جب روح قبض کر کے لیجائی جاتی ہے تو آنکھیں اسے دیکھتی ہیں اس پر ان کے گھر والوں کے لوگوں نے دھاڑیں مار کر رونا شروع کیا تو آپ نے فرمایا: ”لپنیلے بھلائی ہی کی دعا مانگو فرشتے تمہارے کہنے پر آمین کہتے ہیں“ پھر فرمایا:

«اللَّحْمُ اغْفِرْ لِي سَلَامَةً وَارْفَعْ دَرَجَتِي فِي الْمَهْدِيْنَ، وَاخْلُفْ فِي عَقِبِي فِي الْغَابِرِيْنَ، وَاغْفِرْ لَنَا وَلِزَيَارَتِ الْعَالَمِيْنَ، وَافْحْ لِي فِي قَبْرِي، وَتُوَزَّلْ فِيهِ».

(اے اللہ! ابو سلمہ کی مغفرت فرما ہدایت یافتہ گان میں اور ان کے درجے بلند فرما۔ اور اس کے پیچھے پس منداگان میں اس کا خلیفہ بن اے رب العالمین! ہماری اور اسکی مغفرت فرما۔ اور اس کی قبر کو فراخ کر دے اور اسے منور فرما)۔ صحیح مسلم: (1/311) اور مشکوٰۃ: (1/141)

لیکن اس دعا میں ہاتھوں کا اٹھانا اُس کے لیے اٹھا ہونا اور اس کا التزام اور یہ دعا منٹ سیکھنے کی ہوتی ہے تو اس کے بدعت ہونے میں کوئی شک نہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے اسکا کوئی ثبوت نہیں اور ہر زمانے میں بحضرت اموات ہونے کے باوجود انہوں نے نہیں کیا۔ جب ایک چیز کثیر الوقوع ہو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے قول و عمل سے بیان نہ فرمائیں تو ایسے عمل کو عبادات اور اطاعت بنانا بدعت ہے۔ دیکھیں فتاویٰ البرکانیہ ص: (346)۔

اور جو حدیث سے استدلال کرتا ہے جو بخاری (2/619) رقم: (4068) میں بروایت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ہے کہ انہیں ابو عامر نے وصیت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لیے مغفرت کی دعا فرمائیں تو میں نے اپنا قصہ بھی سنایا اور ابو عامر کی بات بھی بتائی کہ اس نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی مغفرت کے لیے دعا فرمائیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگو کر وضوء کیا اور ہاتھ اٹھا کر فرمایا: ((اے اللہ! اپنے بندے ابو عامر کی مغفرت فرما۔ اور میں نے آپ کے بظلوں کی سفیدی دیکھی پھر فرمایا اے



اللہ! اسے اپنی مخلوق میں سے بہت سارے لوگوں پر فائق کر دے۔ پھر میں نے کہا میرے لیے بھی استغفار فرما دیں تو آپ نے فرمایا: اے اللہ عبد اللہ بن قیس کا گناہ معاف فرما دے اور اسے قیامت میں عزت والی جگہ میں داخلہ نصیب فرما!))۔

البرہہ کہتے ہیں ایک دعا الیوم عامر کے لیے اور دوسری الیوم سوی کے لیے۔ تو اس حدیث سے ہاتھ اٹھانے پر استدلال بعید کا استدلال ہے۔ یہ تو تعزیت میں نہیں بلکہ یہ دعا تو وصیت پوری کرنے کے لیے ہے۔ ہذا باللہ التوفیق

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ الدین الخالص

ج 1 ص 71

محدث فتویٰ